pISSN:0000-0000
eISSN:0000-0000

CC BY

OPEN ACCESS

# ”غالب کے خطوط“ کے اصول تدوین

# EDITING RULES OF GHALIB'S LETTERS

**مبشر سعید**

پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

**Mubshar Saeed**

PhD Scholar, Department of Urdu, Govt. College University, Faisalabad

## Abstract:

Ghalib was a legend. His famous letters written to different personalities are asset for Urdu literature. Researchers and prominent scholars edited his letters and made some rules of editing. Khwaja Ahmad Farooqi, Ghulam Rasul Mehar, Hafiz Mehmood Sherani, Qazi Abdul Wadood, Rashid Hassan, Syed Muzaffar Hussain Barni, Khaliq Anjum, Naseem Ahmad and Mushfiq Khawaja are the prominent editors of letters of Ghalib. They searched out many historical facts and incidents of the history of the sub-continent and life of Mirza Asadullah Khan Ghalib.

قدیم العہد نسخوں کے متون میں تغیرات و تصرفات کافی حد تک سرائیت کر چکے ہوتے ہیں۔ کھرے کو کھوٹے سے الگ کر کے پیش کرنا مدون کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ تحقیق اور تدوین دو مختلف اور مستقل موضوعات ہیں۔ محقق کے لیے ضروری نہیں کہ وہ ترتیب متن کا ملکہ بھی رکھتا ہو۔ البتہ ایک مدون کو آداب تحقیق سے واقف اور لگاؤ ہونا بہت ضروری ہے۔ مدون کا تحقیقی مزاج ہونا تدوین ادب کی شارع پر سفر کرنے کی شرط اوّل ہے۔

قدیم متون کو جب تک اصول تدوین کی پاسداری کرتے ہوئے مرتب نہ کیا جائے تب تک زبان کے ارتقاء کا صحیح سلسلہ سامنے نہیں آسکتا۔ جس عہد کی تصنیف کو مرتب کرنا مقصود ہو اس عہد کی زبان کا خاص طور پر مطالعہ ہونا چاہیے۔ صحت متن، اختلاف نسخ، لفظوں کا استعمال، جملوں کی ترکیب، تذکیر و تانیث، متروکات اور ملاء کے مسائل جیسے دیگر متعلقات سے مدون بخوبی واقف ہونا چاہیے۔ سنی سنائی پر قناعت کرنے والے کو مدون کہلوانے کا کوئی حق نہیں۔ تمام نسخوں تک رسائی حاصل کرے اور بغور مطالعہ کرنے کے بعد مستند

نسخہ کو اساسی قرار دے کر کام کرے اور روشِ انتقادی اپناتے ہوئے پوری تحقیق اور تسلی کے بعد تنشیر شدہ نسخہ تیار کرے۔ تحقیقی یا تدوینی کام کو مادی فوائد کے حصول کا ذریعہ سمجھنے والا مدّون کبھی اپنے کام سے انصاف نہیں کر پاتا۔ خواجہ احمد فاروقی، غلام رسول مہر، حافظ محمود شیرانی، قاضی عبد الودود، رشید حسن، سید مظفر حسین برنی، خلیق انجم، نسیم احمد، مشفق خواجہ وغیرہ کے نام بطور مدون مشہور ہیں۔

غالب خوش نصیب ہیں کہ انہیں ہر زمانے میں محقق اور نقاد ملتے رہے ہیں۔ غالب اپنے عہد کی نابغہ روزگار ہستی تھے۔ ان کے زمانہ سے لے کر لمحہ موجود تک کے محققین وناقدین غالب اور کلامِ غالب پر طبع آزمائی کر رہے ہیں۔ غالب کے منتخب محققین اور ان کی خدمات کا مختصراً تعارف درج ذیل ہے۔

۱۔ مولانا امتیاز علی عرشی: مکاتیب غالب اور دیوان غالب (نسخہ عرشی) مرتب کئے۔

۲۔ مالک رام: "ذکر غالب"، 'سبد چین"، "دیوان غالب"، "خطوطِ غالب"، "دستنبو"، "گلِ رعنا"، "فسانہ غالب"، "گفتارِ غالب"، "تلامذہ غالب" جیسے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔

۳۔ قاضی عبد الودود: "قاطع برہان" وسائل متعلقہ اور دیگر رسائل میں مضامین۔

۴۔ پروفیسر نذیر احمد: فارسی زبان کے ماہر تھے قاطع برہان کے متعلق مضامین لکھے۔

۵۔ پروفیسر مختار الدین احمد: "احوال غالب"، "نقد غالب"

۶۔ ڈاکٹر خلیق انجم: "غالب کی نادر تحریریں"، "غالب اور شاہان تیموریہ"، "مرقع غالب"، "غالب کے خطوط" (پانچ جلدیں) مرتب کیں۔

اس کے علاوہ فروری ۱۹۶۹ء کو غالب کے جشن صد سالہ کی تقریبات میں غالب شناسوں نے بہت سی کتب، رسائل اور مضامین شائع کئے۔ دیگر غالب شناسوں میں پروفیسر نثار احمد فاروقی، حنیف نقوی، عبد القوی دسنوی، محمد انصار اللہ، ڈاکٹر یوسف حسین خان، سید اکبر علی ترمذی اور ڈاکٹر صلاح الدین شامل ہیں۔

## غالب کے خطوط، مرتبہ خلیق انجم

غالب کے کم وبیش تمام دستیاب شدہ اردو خطوط کا مجموعہ ڈاکٹر خلیق انجم نے پانچ جلدوں میں مرتب کیا ہے۔ غالب کے اردو خطوط کو پہلی بار مرتب کرنے کا منصوبہ مولوی مہیش پرشاد نے بنایا تھا۔ ۱۹۴۱ء میں جلد اوّل کی اشاعت کے بعد داغِ مفارقت پا گئے۔ ان کی وفات کے بعد جلد دوم ۱۹۵۱ء میں مہر غلام رسول نے شائع کی۔ غالب کا مطالعہ کرنے والوں کے لے ے ڈاکٹر خلیق انجم کی کاوش ایک نادر تحفہ ہے۔

غالب انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی سے "غالب کے خطوط" مرتبہ خلیق انجم اس ترتیب سے شائع ہوئیں۔

۱۔ جلد اوّل ۱۹۸۴ء

۲۔ جلد دوم ۱۹۸۵ء

۳۔ جلد سوم ۱۹۸۷ء

۴۔　جلد چہارم ۱۹۹۳ء

۵۔　جلد پنجم ۱۹۹۹ء

مجموعی طور پر چار جلدوں میں خطوط کی تعداد ۸۸۶ ہے اور مکتوب الیہم کی تعداد ۹۲ ہے۔ ان میں ۵ . نامعلوم بھی شامل ہیں۔ جلد پنجم پچھلی چار جلدوں میں شائع ہونے والے خطوط کا ضمیمہ ہے اس میں تمام اردو خطوط کی تاریخ وار فہرست مرتب کی گئی ہے۔

ڈاکٹر خلیق انجم جو پچاس سے زائد کتابوں کے مصنف، مرتب اور مترجم ہیں نے ۱۷ سال کی جہد مسلسل کے بعد ان خطوط کو مرتب کیا ہے۔ ان کا یہ کام اہم، وقیع اور قابل قدر ہے۔ جس محبت اور لگن سے ڈاکٹر صاحب خطوط غالب مرتب کئے ہیں ان کا اظہار ایک انٹرویو میں صحافی کو یوں دیتے ہیں۔

سوال:　اگر آپ کو ایک زندگی اور ملے تو آپ اس میں کیا کام کریں گے؟

جواب:　بے ساختہ جواب دیا غالب کے اردو خطوط دوبارہ مرتب کروں گا۔

خطوط مرتب کرنے کے لیے عام طور پر مدون دو طریقے اپناتے ہیں۔

۱۔　ہر ہر مکتوب الیہ کے نام کے خطوط کو یکجا کر کے تاریخ وار مرتب کر دیا جاتا ہے۔

۲۔　تمام خطوط کو مجموعی طور پر تاریخ وار ترتیب دیا جاتا ہے۔

سید مظفر برنی نے علامہ اقبال کے خطوط چار جلدوں میں تاریخ وار یعنی دوسرے طریقے سے مرتب کئے ہیں۔ خلیق انجم صاحب نے پہلے طریقے یعنی مکتوب الیہ کے نام کی ترتیب سے مرتب کئے ہیں۔ برنی صاحب کے طریقہ ترتیب میں اگر کوئی محقق کسی ایک مکتوب الیہ کے نام تمام خطوط کا جائزہ لینا چاہے تو اس کو تمام جلدوں کو کھنگالنا پڑے گا۔ اس کے برعکس ڈاکٹر خلیق انجم نے محققین اور طالب علموں کی سہولت کے لیے چار جلدوں میں مکتوب الیہم کی ترتیب سے تاریخ وار مرتب کرنے کے بعد جلد پنجم ترتیب دی جو چاروں جلدوں میں موجود خطوط کا تاریخ وار ضمیمہ ہے۔ اس طرح محققین جس طرز سے چاہیں خطوط غالب کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ غالب کا پہلا دستیاب شدہ اردو خط ۱۸۴۷ء کا ہے اور آخری ۱۸۵۸ء۔ ۱۸۴۷ء کا دستیاب خط صرف ایک ہے اور ۱۸۵۸ء کے ۱۰۸ ہیں۔

## "غالب کے خطوط" از خلیق انجم تدوین کے اصول

ڈاکٹر خلیق انجم نے خطوط غالب کو جن تدوینی اصولوں کے طابع مرتب کیا ہے اس کا مفصل بیان جلد اوّل کے ابتدائی ۲۱۴ صفحات میں کیا ہے۔ مختلف نسخوں کے حصول کے بعد متون کا مطالعہ اور متن کی تصحیح کے مراحل طے کرنے کے بعد غالب کے قلمی نسخوں کو بنیادی قرار دے کر کام کو آگے بڑھایا۔ ڈاکٹر خلیق انجم نے خطوط غالب کو مرتب کرتے وقت متنی تنقید کے جو اصول اپنائے ہیں ان کا مختصر تعارف یہ ہے:

### متن کی تصحیح

مصنف کے ہاتھ سے لکھے نسخے میں بھی بعض دفعہ سہواً کوئی نہ کوئی غلطی رہ جاتی ہے۔ اگر کاتب نے لکھا ہو تو اس میں بھی شعوری ولاشعوری طور پر غلطی ہو جاتی ہے۔ جب کوئی مرتب کام کرتا ہے تو اس کی عدم توجہی، کم علمی سیاسی، سماجی اور مذہبی مصلحتوں کی وجہ سے بھی اصل تحریر میں تغیرات وتصرفات جنم لیتے ہیں۔ خلیق انجم نے ایسے تمام مسائل اور تبدیلیوں کو حتی الامکان دور کرنے کی کوشش کی ہے اور بعض جگہ قیاسی تصحیح کرکے حاشیے میں اس کا ذکر کر دیا ہے۔

۱۔ سہواً غلطی کی مثال:

مرزا ہرگوپال تفتہ کے نام ایک خط میں غالب سہو الفظ "ماہ" کو "ماند" لکھ گئے ہیں ملاحظہ ہو۔

گرماند و آفتاب بمیرد، عزا مگیر
ور تیر وزہرہ کشتہ شود، نوحہ خواں مخواہ

------------

گرماہ و آفتاب بمیرد، عزا مگیر
ور تیر وزہرہ کشتہ شود، نوحہ خواں مخواہ

(۱)

## برائے قیاسی تصحیح

مرزا تفتہ کے نام ایک اور خط میں غالب لکھتے ہیں:

"میں نے چھے جلدیں، بارہ روپے کی لاگت میں بہ کار سازی وہنر پردازی برخوردار منشی عبدالطیف چاہیں تھیں۔" (۲)

اردو معلیٰ میں "چاہیں" جب کے مولوی مہیش پرشاد "چاہی" لکھا ہے۔ مرتب کی قیاس ہے کہ "چاہیں" قرأت درست ہے۔

## بنیادی نسخہ

ڈاکٹر خلیق انجم نے غالب کے ہاتھ کے لکھے خطوط جو اصلی یا عکسی شکل میں دستیاب ہو سکے کو بنیادی نسخے کے طور پر استعمال کیا ہے۔ اس کے بعد "اردوئے معلی" اور "عود ہندی" کے پہلے اڈیشنوں کو بنیادی نسخے کے طور پر استعمال کیا ہے اور ان دونوں میں سے اردوئے معلی کے متن کو ترجیح دی ہے۔ کیونکہ یہ دہلی سے پرنٹ ہوا اور خلیق انجم کے بقول اس میں کم اغلاط ہیں۔

زیر نظر غالب کے خطوط کے مجموعہ میں اگر مرزا تفتہ کے نام ۱۲۳ خطوط کا جائزہ لیں تو ان میں خط اصل کا عکس ہے جو ترتیب میں چھٹے نمبر پر ہے۔ ۲۵ نمبر والا خط "تلاش غالب" سے اور بقیہ ۱۲۱ خطوط اردوئے معلی سے لے گئے ہیں۔ یہ خطوط عود ہندی اور دیگر مرتبہ کتب میں موجود ہیں مگر ڈاکٹر صاحب صحت متن میں اردوئے معلی کو بہتر سمجھا ہے۔

## خطوط کی تاریخ وار ترتیب

ڈاکٹر خلیق انجم نے بھی مکاتیب غالب کو مولانا امتیاز علی خاں عرشی، مہیش پرشاد، آفاق دہلوی اور غلام رسول مہر کی طرح تاریخ وار ترتیب دیا ہے۔ جن خطوط پر تاریخ نہیں وہ مکتوب الیہ کے نام خطوط کے آخر میں ترتیب دیئے ہیں۔

## خطوں کی تاریخ تحریر

غالب تقریباً ہر خط پر تاریخ تحریر ضرور لکھتے تھے۔ غالب نے تاریخ مختلف طریقوں اور خط میں کبھی ابتداء کبھی درمیان میں اور کبھی آخر پر لکھی ہے۔ ڈاکٹر خلیق انجم نے تاریخ تحریر کو ہر خط کے آخر میں دائیں طرف ترتیب دیا ہے۔

ایسے خطوط جن کی تاریخ تحریر کا تعین نہیں ہو سکا ان کے لے ے خلیق انجم نے قیاس اور اندازہ سے کام نہیں لیا بل کہ انہیں بغیر تاریخ تحریر ہی کے رہنے دیا ہے تا کہ محققین غلط فہمی کا شکار نہ ہو۔

## متن کی املا

متنی نقاد یا تو اپنے عہد کی املاء استعمال کرتا ہے یا پھر جس املا میں مصنف کے متن لکھا تھا۔ خلیق انجم نے "غالب کے خطوط" میں جدید املا اپنائی ہے۔

## اوقاف کی علامتیں

غالب خطوط کی عبارت میں پیراگراف کا خیال رکھتے، تاریخ تحریر لکھتے، ایک بات ختم ہونے پر کوئی نشان بنا دیتے، کبھی پیراگراف ختم ہونے پر "٥" اور کبھی "۱۲" کا ہندسہ لکھ دیتے۔ خلیق انجم نے ہر پیراگراف نئی سطر سے شروع کیا ہے اور اوقاف کی جو علامتیں لمحہ موجود میں رائج ہیں استعمال کی ہیں۔

## رقمیں

خلیق انجم نے گنتی اور روپوں کی تعداد وغیرہ لفظوں میں لکھی ہے تا کہ طباعت کی غلطی نہ ہو۔ غالب گنتی اور روپوں کی تعداد لفظوں اور ہندسوں دونوں میں لکھتے تھے۔

## مکتوب نگار کا نام

غالب بطور مکتوب نگار خط کے آخر تاریخ سے پہلے اپنا نام لکھتے تھے۔ خلیق انجم نے خط کے آخر میں بائیں طرف مکتوب نگار کا نام ترتیب دیا ہے۔

# غالب کی اردو املاء

دیگر زبانوں کی نسبت اردو زبان میں تلفظ اور املاء کی عدم مطابقت کچھ زیادہ ہے۔ ماہرین لسانیات کسی زبان کے مطالعہ کے وقت اس زبان کے ملفوظی پہلوؤں کو پہلے دیکھتے ہیں۔ اردو چوں کہ فارسی زبان کے زیر اثر جوان ہوئی جس کی وجہ سے اردو نے فارسی کا رسم الخط

اپنایا ہے۔ فارسی زبان کو اردو میں لکھنا آسان جب کے بعض اردو کی آوازیں فارسی میں نہ ہونے کی وجہ سے لکھنا دشوار ہے۔ اردو کی ہاکار اور معکوس آوزیں فارسی میں لکھنا دشوار ہے۔ ایسی آوازوں کے لیے فارسی میں تحریری علامتیں ایجاد کرنے میں صدیوں کا سفر طے کرنا پڑا۔ سترھویں اور اٹھارویں صدی میں اردو املا کے ارتقا کا سفر شروع ہوا مگر خاصا سست روی سے۔ انیسویں صدی عہد غالب میں اردو املاء کے مسائل پر سنجیدگی سے غور کیا جانے لگا اور اردو املا میں تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ یائے معروف اور مجہول میں با قاعدہ تفریق اسی عہد میں قائم کی گئی۔ پاکستان میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری اور ہندوستان میں رشید حسن خان کی اردو املاء کے حوالے سے کوششیں قابلِ ستائش ہیں۔ خطوط غالب کا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے کہ غالب اپنے شاگردوں کو املا کے بارے میں ہدایات دیتے تھے لیکن مزے کی بات یہ ہے کہ خود غالب اس ضمن میں خاصے لاپروہ تھے۔ غالب کی اردو املا کے چند نمونے حسب ذیل ہیں۔

## یائے مجہول و معروف

جیسا کے اوپر ذکر کیا کہ عہد غالب میں یائے مجہول و معروف میں تفریق قائم ہو چکی تھی مگر غالب اپنی تحریروں میں فرق نہیں کرتے تھے۔ ایک خط میں لکھتے ہیں:

"اسکو کون منع کرتا ہے اور جلال اسیر کے یہ بیت بہت پاکیزہ اور خوب ہے اسکے معنے یہے ہین۔" (۳)

"اس کو کون منع کرتا ہے؟ اور جلال اسیر کی یہ بیت بہت پاکیزہ اور خوب ہے۔ اس کے معنی یہی ہیں۔" (جدید شکل)

## الفاظ کو ملا کر لکھنا

قدیم املا میں الفاظ کو ملا کر لکھنے کا رواج عام تھا غالب بھی اکثر الفاظ کو ملا کر لکھتے تھے۔ مثلاً:

"ایک حویلے کرایہ کو لیکر او سمین رہتا ہونہ وہانکا میر ارہنا تخفیف کرایہ کے واسطے نہ تہا صرف کالیصاحب کے محبت سے رہتا تہا۔" (٤)

"ایک حویلی کرایہ کو لے کر اس میں رہتا ہوں، وہاں کا میرا رہنا تخفیف کرایہ کے واسطے نہ تھا صرف کالے صاحب کے محبت سے رہتا تھا۔" (جدید شکل)

اسی طرح نوابصاحب، بیگمصاحبہ، غزلونکو وغیرہ وغیرہ۔

## اعراب بالحروف لگانا

ترکی رسم الخط کی طرح قدیم اردو املا میں اعراب بالحروف کا قاعدہ ہے یعنی اگر لفظ کے پہلے سوتی رکن میں ضمہ ہے تو اسے واو سے بدل دیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اُس (اوس)، اُن (اون)، اُترنا (اوترنا) وغیرہ۔

غالب کی تحریروں میں بھی یہی طریقہ املاملتا ہے۔ انہوں نے تمام حروف "واو" کے ساتھ لکھے ہیں۔

## ہاکار آوازوں کی لکھاوٹ

اردو کے ہاکار آوازوں والے الفاظ کو فارسی رسم الخط میں لکھنے کے لیے مخلوط یعنی دو چشمی "ھ" ایجاد کی گئی مگر غالب نے اس کا استعمال بہت کم کیا ہے۔ مثلاً:

۱۔ بھوکا۔۔۔۔۔۔بہوکا

۲۔ تھانہ۔۔۔۔۔۔تہانہ

۳۔ گھر۔۔۔۔۔۔گہر

٤۔ تھوڑا۔۔۔۔۔۔تہوڑا

٥۔ رکھی۔۔۔۔۔۔رکہی

٦۔ بوڑھا۔۔۔۔۔۔بوڑہا

۷۔ دیکھ۔۔۔۔۔۔دیکہہ

۸۔ جگہ۔۔۔۔۔۔جگہہ

## لفظ کے آخر میں الف یا یائے مختفی

ایسے الفاظ جن کے آخر پر "الف" آتا غالب ان کو یائے مختفی یا ملفوظ سے لکھتے تھے اور اسی طرح ایسے الفاظ جن کے آخر پر ہائے آتا ہے کو الف سے لکھتے تھے۔ مثلاً:

(پتہ) پتا، (مہینہ) مہینا، (بھروسہ) بھروسا، (کمرہ) کمرا، (خانہ) خانا، (خاکہ) خاکا، (نقشہ) نقشا۔

## نون اور نون غنہ

ایسے تمام الفاظ جن کے آخر پر "ن" یا "ں" آتا تھا غالب سبھی کو "ن" کے ساتھ لکھتے تھے۔ مثلاً:

لوگوں۔۔۔۔۔۔لوگون، میں۔۔۔۔۔۔مین

آؤں۔۔۔۔۔۔آؤن، نگراں۔۔۔۔۔۔نگران

کریں۔۔۔۔۔۔کرین، اٹھائیں۔۔۔۔۔۔اٹھائین

فرمائیں۔۔۔۔۔۔فرمائین، ہیں۔۔۔۔۔۔ہین

## حروف ملا کر لکھنا

غالب کچھ ایسے حروف بھی ملا کر لکھتے تھے جو جدید املا میں کسی طور درست نہیں مثلاً:

دو، ــــــــ بہادر،

موجود، ــــــــ زیادہ،

"ذ" اور "ز"

غالب کا دعویٰ تھا کہ فارسی میں "ذ" نہیں اس سے وہ "ذ" والے تمام الفاظ "ز" سے لکھتے تھے مثلاً:

ذرہ زرہ

سرگذشت سرگزشت

گذشتہ گزشتہ

درگذر درگزر وغیرہ وغیرہ

## دیگر الفاظ کی املا

اسی طرح دیگر بے شمار الفاظ کی املا میں غالب کا انداز منفرد اور نرالا تھا۔ چند الفاظ ملاحظہ ہوں۔

پاؤں ــــــــ پانو

گاؤں ــــــــ گانو

چاہیے ــــــــ چاہئے

لیے ــــــــ لیئے

آئندہ ــــــــ آئیندہ

فائدہ ــــــــ فائیدہ

جائزہ ــــــــ جائیزہ وغیرہ وغیرہ

بعض الفاظ کی املا غالب کے یہاں دو طرح ملتی ہے۔ جیسے:

۱۔ روانہ ــــــــ روانا

۲۔ زمانہ ــــــــ زمانا

۳۔ تکیہ ــــــــ تکیا

٤۔ مولانا ــــــــ مولٰنا

ایک لفظ غالب کے مختلف خطوط میں تین طرح کی املا سے بھی ملتا ہے۔

ہاتھ۔۔۔۔۔۔ہاتہہ۔۔۔۔۔۔ہات

خلیق انجم کی جانب سے شائع کردہ عکوس کا مطالعہ کرنے سے لفظ ہاتھ کی املا "ہات" غالب نے کثرت سے استعمال کی ہے اور اکثر خطوط میں نمونے ملتے ہیں۔ جلد سوم میں صفحہ ۱۲۸۲ پر موجود خط کے عکس میں املا "ہاتہہ" بھی ایک دفعہ ملتی ہے۔ اس طرح ڈاکٹر خلیق انجم نے غالب کو خطوط کو ہر ہر زاویے سے پرکھا اور معیاری کام کیا لیکن چند گوشے تاحال اصلاح طلب ہیں کیونکہ بہتر میں بہترین ہونے کی گنجائش ہمیشہ رہتی ہے۔

## "غالب کے خطوط" مرتبہ: خلیق انجم کے اصلاح طلب پہلو

ڈاکٹر خلیق انجم نے غالب کے خطوط (پانچ جلدیں) مرتب کر کے بلاشبہ غالب شناسی کا حق ادا کیا ہے۔ ان کا یہ کام غالب کا مطالعہ کرنے والوں کے لیے گوہر نایاب کی حیثیت رکھتا ہے۔ قاری کی سہولت کی خاطر انہوں نے مکتوب الیہم کی ترتیب اور تاریخ دار ضمیمہ (جلد پنجم) دے کر عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ غالب کے خطوط کا اتنا بڑا ذخیرہ وہ بھی صحت متن کے ساتھ اس سے قبل کسی مرتب کے یہاں نہیں ملتا ہے۔ "غالب کے خطوط" کو مرتب کرنے میں ڈاکٹر خلیق انجم کی محنت جان کاہی اور عرق ریزی جھلکتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ژرف بینی کا مظاہرہ کرتے ہوئے خطوط غالب کے تقریباً تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے، لیکن پھر بھی کوتاہیاں یا لاپرواہیاں اس مجموعے میں ہمیں نظر آتی ہیں۔

۱۔ رشید حسن اپنے ایک مضمون "تدوین اور تحقیق کے رجحانات" میں لکھتے ہیں:

> "متن تو برا بھلا جیسا بھی ہو ٹھیک ہے، اس پر ایک مقدمہ ایسا لکھ دیا جائے جس میں تحقیق سے زیادہ، سماجی پس منظر اور تجزیے کے بجائے انشا پردازی ہو۔ انداز نگارش ایسا پر فریب ہو جیسے اس شخص نے برسوں آنکھوں کا تیل ٹپکایا ہے۔ کتاب کی تصحیح و ترتیب میں اور حال یہ ہو کہ مقدمے میں بھی جو کچھ کہا گیا ہو، اس کا بیشتر حصہ مانگے کا اجالا ہو۔ متن تو لوگ بعد کو دیکھیں گے، جو لوگ پڑھیں گے تو ان میں سے بیشتر اس کے خاص مسائل سے واقف کب ہوں گے۔ مقدمہ سب کی سمجھ میں آجائے گا، بس مقصد پورا ہو گیا۔ اب اسے آپ ہاتھ کی صفائی کہہ لیجیے یا استادی کا کرشمہ۔" (۵)

خلیق انجم صاحب بھی دیباچہ کی ضخامت بڑھانے کے لیے بے جا عنوانات شامل کئے ہیں بنا حوالوں کے اردو ادب کی تاریخ، اردو پر فارسی کے اثرات، غالب سے قبل اردو کا نثری سرمایہ، مکتوب نگاری کا آغاز و تاریخ اور مغربی و مشرقی مکتوب نگاروں کے خطوط جیسے موضوعات کو دیباچے کا حصہ بنایا ہے۔ صفحہ نمبر ۱۰۰ تا صفحہ نمبر ۱۳۶ جلد اوّل ملاحظہ ہوں۔

۲۔ "غالب کی اردو املا کی خصوصیات" کے حوالے سے صفحہ نمبر ۱۶ تا صفحہ نمبر ۷۶ بڑا مفصل ذکر ملتا ہے، لیکن خطوط غالب سے اگر ساتھ بطور حوالے چند نمونے دے دیئے جاتے تو قاری اور محقق کے لیے سہولت رہتی ہے۔

۳۔ صفحہ نمبر ۲۰ پر خود ڈاکٹر خلیق انجم راقم ہیں کہ

"میری پوری کوشش رہی ہے کہ ایک لفظ کی میں نے جو املا کی ہے، پورے متن میں وہی برقرار رہے۔ اگر کہیں ایک لفظ کی املا دو طرح سے ملے تو اس میں میرا نہیں کاتب کا قصور ہے۔" (٦)

یہ بات ایک مدون لکھ کر اپنی تدوینی ذمہ داریوں سے عہدبرا ں نہیں ہو سکتا کیوں کے مرتبہ نسخہ کی تمام تر خوبیاں وخامیاں مدون کے ذمہ ہوتی ہیں۔

۳۔ خطوط کی تعداد کے حوالے سے بھی ڈاکٹر صاحب متذبذب نظر آتے ہیں۔ جلد اوّل صفحہ ۹۷ پر تعداد خطوط ۸۷۳ بتلاتے ہیں پھر ۹ سال بعد جلد چہارم میں لکھتے ہیں کہ پہلی جلد میں دی گئی خطوط کی تعداد کالعدم تصور کی جائے اور نئی فہرست صفحہ ١٤١٤ جلد چہارم پر تعداد خطوط ٨٨٦ بتلاتے ہیں۔ جلد پنجم میں تاریخ وار ضمیمہ کی تیاری پر یہی تعداد ٨٩٤ ہو جاتی ہے جس سے محقق کے لیے خطوط کی صحیح تعداد معلوم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

٤۔ ڈاکٹر نذیر احمد اپنے ایک مضمون میں غالب کے خطوط پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ڈاکٹر خلیق انجم صاحب غالب کے خطوط بڑے سلیقے سے مرتب کر رہے ہیں، لیکن اس قابل وصف ایڈیشن میں بھی تخریج کی طرف توجہ نہیں ہوئی ہے۔" (٧)

یعنی خطوط غالب کی تخریج وتعلیق سے ان کی افادیت اور بھی بڑھ جاتی خلیق انجم صاحب کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہیے تھی۔

٥۔ چاروں جلد میں ایسے تمام خطوط جن کے عکس شامل کئے گئے ہیں ان میں ڈاکٹر صاحب نے کوئی ترتیب نہیں رکھی جیسے جلد اول، دوم اور چہارم میں خط کے ساتھ ہی عکس بھی دے دیا ہے لیکن جلد سوم میں یہ ترتیب نہیں بل کہ آخر پر تمام عکوس علاحدہ سے دیئے ہیں۔

٦۔ ڈاکٹر جمیل جالبی نے "تاریخ ادبِ اردو" جلد چہارم میں غالب اور کلام غالب کا ۲۰۰ صفحات پر ۳۰۰ حوالاجات کی مدد سے بڑا مفصل ذکر کیا ہے، لیکن غالب کے خطوط مرتبہ ڈاکٹر خلیق انجم سے ایک حوالہ بھی نقل نہیں کیا جالبی صاحب نے زیادہ حوالے مہر غلام رسول کے مرتبہ مجموعہ ہائے سے لے ہیں جن کے بارے خلیق انجم صاحب لکھتے ہیں۔

"مولانا مہر۔۔۔۔۔ ایک جید عالم تھے لیکن نہ جانے کیوں غالب کے خطوط کی ترتیب میں انہوں نے بہت لاپروائی بلکہ غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا۔ مولانا نے متنی تنقید کے کسی اصول کی پابندی نہیں کی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے "خطوط غالب" کے عام نسخے لے کر کاتب کو دے دیے۔ اور کتابت پڑھنے کا کام دوسروں سے لیا۔ میں پوری ذمہ داری سے کہہ سکتا ہوں کہ آج تک غالب کے خطوط کا کوئی مجموعہ اتنا غلط نہیں چھپا، جتنا کہ "خطوط غالب" ہے۔" (٨)

قدیم متون کو صحت متن کے ساتھ مرتب کر کے پیش کرنا ایک عظیم کارنامہ ہوتا ہے۔ بلاشبہ ڈاکٹر خلیق انجم نے غالب کے خطوط کو مرتب کر کے اردو ادب پر احسان کیا ہے۔ مجموعی طور پر ان کا یہ کام قابلِ ستائش اور لائق تحسین ہے۔ خطوطِ غالب اردو نثر میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اور خلیق انجم نے جدید املا میں ان کو مرتب کر کے اہم سنگِ میل عبور کیا ہے۔

# حوالہ جات


۱۔ خلیق انجم (مرتب): ''غالب کے خطوط''، جلد اول، (انجمن ترقی اردو پاکستان، ۲۰۰۸)، ص ۲۴۴

۲۔ ایضاً، ص ۲۹۳

۳۔ ایضاً، ص ۲۴۰

۴۔ یضاً، ص ۲۴۲

۵۔ رشید حسن: ''تدوین اور تحقیق کے رجحانات''، مشمولہ: اردو میں اصول تحقیق، مرتبہ: سلطانہ بخش، (لاہور اکیڈمی، ۲۰۱۲) ص ۱۳۳

۶۔ خلیق انجم (مرتب): ''غالب کے خطوط''، جلد اول، ص ۲۰

۷۔ ڈاکٹر نذیر احمد: ''متون کی تصحیح، تنقید میں تخریج و تعلیقات کی اہمیت'' مشمولہ: اردو میں اصول تحقیق، مرتبہ: سلطانہ بخش (لاہور اکیڈمی، ۲۰۱۲) ص ۵۲

۸۔ خلیق انجم (مرتب): ''غالب کے خطوط''، جلد اول، ص ۵۲۔